رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

THE AL FAZL QADIAN

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ...

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت ...

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام اڈیٹر

کاروباری اُمور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ☙ اسسٹنٹ:۔ مہر محمد خان

نمبر ۸۴ | مورخہ ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۸ شعبان سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

فہرست

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بفضل خدا خیریت سے ہیں ؛

دار الامان کی مستورات کے ذمہ ایک ہزار چندہ خاص لگایا گیا ہے۔ جس میں سب سے پہلی رقم ایک سو روپیہ کی حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے عنایت فرمائی۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری تبلیغی دورہ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب ان کے کام میں امداد دیں۔ اور سہولیت پیدا کریں ؛

سکھوں کا ایک لڑکا ڈھاب میں ڈوب گیا تھا۔ جسے فوراً نکال لیا گیا۔ اور بروقت احمدی ڈاکٹروں کے کوشش کرنے سے بچ گیا ؛

چندہ خاص کی فراہمی کے متعلق اعلان

برادران کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حسب تجویز مجلس شوریٰ (منعقدہ ۱۵-۱۶ اپریل ۲۲ء) و منظوری و منشاء حضرت اقدس سلمہ اللہ تعالیٰ یہ قرار پایا ہے کہ اس سال جو حد درجہ کا مالی بوجھ سلسلہ پر پڑ رہا ہے۔ اور جس کی پر درد کیفیت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی زبانی سنکر ہر علاقہ کے نمائندگان واپس گئے ہیں۔ اس حد درجہ کے مالی بوجھ کو جو آیندہ بالکل ناقابل برداشت ہو گیا ہے۔ دور کرنے کے لئے آیندہ دو ماہ کے اندر اندر ایک بڑی رقم چندہ خاص کی جمع کی جائے۔ کیونکہ بیت المال پر اسوقت ایک لاکھ روپیہ قرض ہے۔ اول تو یہ رقم اسی کے برابر ہونی چاہیئے۔ ورنہ کم سے کم پچپن ہزار تو ضرور ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اس کے بغیر کام کے بالکل بند ہونے کا خطرہ ہے۔ اس بڑی رقم کی فراہمی کے لئے تمام نمائندگان جو مجلس شوریٰ میں شریک ہوئے۔ اور امیر صاحبان و سکرٹری صاحبان و دیگر عہدہ داران ذمہ وار ہونگے اور ان کا فرض ہو گا۔ کہ جو رقم ان کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ اسے دو ماہ کے اندر جمع کر دیں۔ اور ساتھ ہی اس امر کا بھی خیال رکھیں کہ اس چندہ خاص کے جمع کرنے سے چندہ عام کی فراہمی پر اثر نہ پڑے ؛

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اس چندہ خاص کے جمع کرنے کے لئے یہ تجویز منظور فرمائی ہے کہ ہر شخص سے اس چندہ میں ایک ایک ماہ کی آمدنی دو ماہ کے اندر وصول کی جائے۔ ملازمت پیشہ اپنی تنخواہ دیں ...

تجارت پیشہ و اہل حرفہ اپنی ایک ایک ماہ کی آمدنی دیں۔ اگر کسی کی تجارت میں پچھلے سال نقصان ہوا ہو۔ تو اس سے بجائے ایک ماہ کی آمدنی کے ایک ماہ کا اوسط خرچ لیا جائے۔

زمیندار و زراعت پیشہ احباب ہر جنس کی پیداوار پر فی من پانچ سیر دیں۔ لیکن چونکہ وہ چندہ عام میں بھی اڑھائی سیر فی من دیتے ہیں۔ اور ایک فصل پر ساڑھے سات سیر فی من دینا اُن کے لئے مشکل ہو گا۔ اسلئے وہ دونوں فصلوں کا پانچ پانچ سیر فی من دیں۔ اور اس میں ان کا چندہ عام شامل ہو۔ اس طرح دو فصلوں میں ان کے ذمہ کا روپیہ ادا ہو جائیگا۔ سب دوست اس طریق وصولی کو نوٹ کریں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی نوٹ کریں کہ چندہ خاص کے جمع کرنے سے چندہ عام پر ہرگز اثر نہ پڑے۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ اس طریق سے جو چندہ خاص جمع ہو گا اسکی مقدار بھی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے خود حساب کرا کر ہر انجمن کے لئے علیحدہ علیحدہ مقرر کرا دی ہے۔ اور وہ مقدار سال گذشتہ کے کل چندے کے برابر ہے۔ یعنی ہر انجمن اس چندہ خاص میں دو ماہ کے اندر اندر اتنی رقم ضرور ادا کرے۔ جس قدر پچھلے سال معمولی چندے ادا کئے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے استصواب و منشاء عالی کے مطابق اس چندہ خاص کے وقت مقررہ تک وصول کرنے کے لئے ان علاقوں کے لئے جہاں زیادہ تر زمیندار طبقہ کے لوگ بستے ہیں۔ انجمنوں کے عہدہ داروں کی امداد و نگرانی کے واسطے مندرجہ ذیل خاص خاص دوست مقرر ہوئے ہیں۔ کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں بھی غلہ کے کام کو سرانجام دیں۔

۱- قادیان و ضلع گورداسپور - نگران اعلیٰ - سید محمد اسحٰق صاحب دیگر معاونین - بابا محمد حسن صاحب قادیان - مولوی علی محمد صاحب ونجواں - میاں امام الدین صاحب و میاں جمال الدین صاحب سیکھواں - چودہری نذیر احمد صاحب طالب پور بھنگواں

۲- ضلع و شہر سیالکوٹ - نگران اعلیٰ - چودہری نصر اللہ خان صاحب - دیگر معاونین ہر سہ امیر اپنے اپنے علاقہ کے لئے - چودہری غلام محمد صاحب پوسے والے۔

لاہور - گوجرانوالہ - لائل پور کے لئے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی بھی دورہ فرمائینگے۔

۳- گوجرانوالہ - نگران اعلیٰ - شیخ مشتاق حسین صاحب ٹھیکیدار دیگر معاونین - چودہری سردار خان صاحب رئیس بھاگا چودہری عنایت اللہ خان صاحب - ماسٹر رکن الدین صاحب و محمد شریف صاحب - غلام حیدر صاحب پٹواری -

۴- لائل پور - نگران اعلیٰ - چودہری عبد اللہ خان صاحب بہلولپور - دیگر معاونین - چودہری غلام مرتضیٰ صاحب کھیوہ وال - سید محمد طفیل صاحب گھوکھووال - فتح دین صاحب کلیانپور۔

ضلع شاہ پور - گجرات و جہلم کے لئے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری دورہ فرمائینگے۔

۵- شاہ پور نگران اعلیٰ - چودہری حاکم علی صاحب چک پنیار - دیگر معاونین - مولوی فضل الٰہی صاحب سرگودھا - چودہری غلام حسین صاحب و چودہری اللہ رکھا صاحب چک ۹۸ - چودہری غلام محمد صاحب و چودہری غلام رسول صاحب چک ۹۹ - چودہری غلام حیدر صاحب چک ۳۳ و چودہری الہداد صاحب چک ۳۷

۶- ضلع گجرات - نگران اعلیٰ - چودہری احمد دین صاحب پلیڈر - گجرات - دیگر معاونین - سید عادل شاہ صاحب - میراں بخش صاحب - حکیم علی احمد صاحب بینگے - میاں محمد دین صاحب تہال - مولوی غلام رسول صاحب - مولوی محمد غوث صاحب سعد اللہ پور - میاں محمد دین صاحب شادی وال - سید محمد شاہ صاحب فتح پور - مولوی فضل الدین صاحب کھاریاں و محمد دین صاحب کھاریاں۔ اس ضلع میں مولوی محمد علی صاحب بدوملہوی پہلے سے دورہ کر رہے ہیں۔

۷- ضلع جالندہر و ہوشیارپور - نگران اعلیٰ - حاجی چودہری غلام احمد صاحب کریام - راجہ علی محمد صاحب ہوشیارپور - دیگر معاونین - چودہری عبد السلام صاحب - رحمت اللہ صاحب بنگہ - خیرو خان صاحب اہرانہ۔

۸- پٹیالہ - نگران اعلیٰ - شیخ کرم الٰہی صاحب پنشنر انسپکٹر و مولوی عبد اللہ صاحب سنوری - دیگر معاونین فضل الرحمان صاحب سامانہ - مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری

اگر مزید معاونین کی ضرورت ہو تو نگران اعلیٰ چند چند قریبی انجمنوں کے حلقوں میں علیحدہ علیحدہ معاون مقرر فرمالیں۔ نیز اور دوست بھی جو اس کام میں امداد کر سکتے ہیں۔ وہ بھی اسوقت اپنی امداد سے دریغ نہ کریں۔

آخر میں یہ بات ایک دفعہ اور یاد دلانا مناسب سمجھتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے خاص طور پر تاکیدی ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اس خاص چندہ سے معمولی چندوں پر جنہیں چندہ فصلانہ و دیگر قسم کے چندے شامل ہیں۔ کوئی اثر نہ پڑے۔ ورنہ خاص چندہ کا فائدہ ہو گا احباب اسقدر زحمتیں اور تکلیفیں برداشت کرینگے لیکن بار جیسا ہے۔ ویسا ہی رہے گا۔ فائدہ جبہی ہو سکتا ہے۔ کہ اسوقت کے معمولی اخراجات کیلئے معمولی چندہ پورا پورا وصول ہو جائے۔ تا خاص چندہ سے پچھلا بار ادا ہو سکے۔

قرضہ حسنہ کی جو تحریک جلسہ سالانہ پر ہوئی تھی۔ وہ بھی اسی بار کے دور کرنے کے لئے کی گئی تھی۔ اب چندہ خاص اگر وصول ہو جائے۔ تو یہ بار انشاء اللہ دور ہو جائیگا اسلئے چندہ خاص کے فراہم ہوتے ہوئے قرضہ حسنہ کی ضرورت نہیں رہے گی۔

آخر میں تمام احباب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ وہ حضرت صاحب کی تقریر و تحریک کو جو انھوں نے اپنے اپنے کانوں سے سن لی ہو گی فراموش نہ کرینگے۔ اور چین نہ لینگے۔ جب تک کہ اسکی پوری پوری تعمیل نہ ہو جائیگی۔

ھا انتم ھؤلاء تدعون لتنفقوا فی سبیل اللہ فمنکم من یبخل ومن یبخل فانما یبخل عن نفسہ۔ یعنی تمہیں تو وہ لوگ ہو۔ جن سے ہم انفاق فی سبیل اللہ کی تحریک کرتے ہیں۔ مگر تم میں سے کئی بعض بخل اختیار کرتے ہیں۔ حالانکہ جو بخل کرتا ہے۔ وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ والسلام

نیازمند

ناظر بیت المال - قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۲۷ اپریل ۱۹۲۳ء

غیر مبائعین کے سابقہ عقائد

غیر مبائعین کے سرکردہ اصحاب نے خلافت ثانیہ کے انکار اور اس سے اختلاف کی جو وجوہات پیش کیں۔ اور جن پر بڑا زور دیا۔ وہ نبوت مسیح موعود اور مسئلہ کفر و اسلام ہے۔ انہی مسائل کو بنیاد قرار دے کر انہوں نے مخالفت کی عمارت کھڑی کی۔ اور اسے اسقدر بلند کیا ہے۔ کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ کوئی سخت سے سخت لفظ نہیں۔ جو انہوں نے ہم قائلین نبوت مسیح موعود کے متعلق استعمال نہیں کیا۔ اور کوئی خطرناک سے خطرناک فتویٰ نہیں۔ جو ہم پر انہوں نے نہیں لگایا۔ اسلام کو تباہ و برباد کرنیوالے ہمیں کہا گیا۔ اسلام میں تفرقہ اور انشقاق پیدا کرنیوالے ہمیں قرار دیا گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے کا الزام ہمارے سر تھوپا گیا۔ حضرت مسیح موعود کے متعلق غلو کرنے کا فتویٰ لگا کر ضالین ہم کو بنایا گیا۔ اور سب سے بڑا فتنہ ہمارے اعتقادات کو کہا گیا۔ غرض جو کچھ بھی وہ کہہ سکتے تھے۔ انہوں نے کہا۔ اور اب تک کہہ رہے ہیں۔ اس کے جواب میں ہماری طرف سے جہاں عقلی اور نقلی دلائل پیش کر کے جواب دئے گئے ہیں۔ وہاں ان لوگوں کی تحریریں بھی پیش کر کے بتایا کہ جو الزام اب تم لوگ ہم پر لگاتے ہو۔ اس کے ارتکاب کا ثبوت تمہاری اپنی سابقہ تحریروں میں موجود ہے۔ ان پر غور کرو اور بتاؤ۔ کہ اسوقت نبوت مسیح موعود کے متعلق اور مسئلہ کفر و اسلام کے بارے میں تمہارے بھی وہی خیالات تھے یا نہیں۔ جو اب ہمارے ہیں۔ اور جن کی بنا پر اب تم ہم پر طرح طرح کے فتوے لگاتے اور برا بھلا کہتے ہو۔

ان لوگوں کی سابقہ تحریریں جنمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسا ہی نبی اور رسول تسلیم کیا گیا ہے جیسے دوسرے انبیاء کرام اور آپ کے نہ ماننے والوں کو ویسا ہی قرار دیا گیا جیسے اور انبیاء کے نہ ماننے والوں کو ایسی صاف اور یقینی ہیں کہ ان کا انکار کرنے کی انہیں ہرگز جرأت نہیں۔ ہاں وہ ان کی کوئی ایسی تاویل کر سکتے ہیں جو ان کے موجودہ خیالات سے مطابقت رکھتی ہو لیکن باوجود اس کے ستم ظریفی یہ ہے کہ عقائد تبدیل کرنے کا الزام وہ ہم پر لگاتے ہیں۔

اگر کوئی نیک نیتی اور دیانتداری کے ساتھ سمجھتا ہے کہ ایک وقت میں اس کے جو عقائد تھے۔ وہ صحیح اور درست نہیں ہیں۔ تو اسے اختیار ہے۔ کہ اگر اسے ان کی غلطی اور نادرستی کا ثبوت مل جائے تو انہیں ترک کر دے اور صحیح عقائد اختیار کر لے۔ اس سے اسپر کوئی الزام عائد نہیں ہو سکتا۔ لیکن جو شخص اپنے پہلے عقائد کے بالکل خلاف خیالات رکھنے کے باوجود یہ کہے کہ اس کے سابقہ اور موجودہ عقائد میں کوئی فرق نہیں۔ اور اب بھی اسکے وہی خیالات ہیں۔ جو پہلے تھے۔ تو اس کی نسبت کس طرح سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ دیانتداری سے کام لے رہا ہے۔ اور اسکی نیت اور ارادہ میں فساد اور فتنہ کی آمیزش نہیں ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کی وہ تحریریں جن میں انہوں نے حضرت مسیح موعود کو نبی۔ عظیم الشان نبی۔ موعود نبی۔ آخر الزمان نبی لکھا۔ اور نہ صرف لکھا۔ بلکہ اس کے ثبوت میں دلائل بھی پیش کر کے اور مخالفین کے اعتراضات کو رد کیا۔ کیسی صاف اور واضح ہیں لیکن ان کے بالمقابل خلافت ثانیہ کا انکار کرنے کے وقت سے لیکر اب تک ان کی زبان و قلم سے جو کچھ نکلا ہے اسے سامنے رکھکر دیکھنے سے زمین و آسمان کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ اس کیلئے ہم صرف دو تحریریں پیش کرتے ہیں۔ ایک انکار خلافت ثانیہ سے پہلے کی۔ اور دوسری بعد کی۔ جو ایک دوسری کے قطعاً خلاف ہیں۔

مولوی صاحب پورے زور قلم کے ساتھ ریویو آف ریلیجنز جلد صفحہ ۲۹ پر تحریر فرماتے ہیں:-

"جھوٹے مدعی نبوت کو نصرت نہیں دیجاتی۔ بلکہ اسے ہلاک کر کے نیست و نابود کر دیا جاتا ہے ..... اسطرح مرزا صاحب کے ساتھ نہیں کیا۔ پس جس شخص کے ساتھ خدا تعالیٰ اپنی کتاب کے مقرر کردہ قوانین کے رو سے جھوٹوں والا سلوک نہیں کرتا۔ بلکہ صادقوں اور سچے رسولوں والا سلوک کرتا ہے۔ اسکی صداقت پر شبہ کرنا خدا تعالیٰ سے جنگ کرنا اور اس کے کلام کی خلاف ورزی کرنا ہے اس سے بڑھکر اور کوئی ثبوت کسی کی صداقت کا نہیں ہو سکتا۔ اور اگر یہ ثبوت کافی نہیں تو پھر کسی نبی کی نبوت ثابت نہیں ہو سکتی۔"

یہ تحریر نبوت مسیح موعود کے متعلق ان کے پہلے عقیدہ کی آئینہ ہے۔ اور ان کے بعد کے عقائد کا پتہ حسب ذیل سطور سے لگ سکتا ہے۔ لکھتے ہیں:-

"میں مرزا صاحب کو نبی قرار دینا نہ صرف اسلام کی بیخ کنی سمجھتا ہوں۔ بلکہ میرے نزدیک خود مرزا صاحب پر بھی اس سے بہت بڑی زد پڑتی ہے۔ اگر تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند نہیں مانتے۔ تو میرے نزدیک یہ بڑی خطرناک راہ ہے اور تم خطرناک غلطی کے مرتکب ہوتے ہو"

(پیغام صلح - ۱۷ اپریل ۱۹۱۵ء)

کون کہہ سکتا ہے کہ ان دونوں تحریروں میں بعد المشرقین نہیں۔ اور ان کا محرر دوسری تحریر لکھتے وقت اپنے ان عقائد پر ثابت قدم ہے جو پہلی تحریر لکھتے وقت اس کے تھے۔ لیکن باوجود اسکے مولوی محمد علی صاحب تبدیلی عقائد کا الزام ہم پر لگاتے ہیں اور اپنے متعلق ان کا یہ دعویٰ ہے کہ انہوں نے اپنے عقائد میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

یہ تو مولوی محمد علی صاحب کی حالت ہے۔ جو امارت کے درجہ پر سرفراز ہیں۔ لیکن ان کے دست راست خواجہ صاحب بھی اس بارے میں ان سے پیچھے نہیں۔ خواجہ صاحب کی زمانہ اختلاف سے قبل کی تحریروں میں بھی حضرت مسیح موعود کو نبی کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اور آپ کا وہی درجہ تسلیم کیا گیا ہے۔ جو ہم مانتے ہیں۔ لیکن اب وہ بھی حضرت مسیح موعود کو نبی کہنا خطرناک گناہ سمجھتے اور نبوت مسیح کو اسلام کے لئے اتنا بڑا فتنہ قرار دیتے ہیں۔ جو ان کے نزدیک اس سے پہلے اسلام میں کبھی رونما نہیں ہوا۔ خلافت ثانیہ کا انکار کرنے کے بعد جیسی درشت اور کرخت تحریریں ان کی طرف سے شائع ہوئی ہیں۔ اور جو ناپاک الفاظ انہوں نے مبائعین کے لئے استعمال کئے ہیں۔ انھیں دیکھ کر کسی کے خیال میں بھی نہیں آسکتا۔ کہ کسی وقت خواجہ صاحب بھی حضرت مرزا صاحب

کونسی امر آپ کے نہ ماننے والوں کو نبی کے منکر قرار دئیے جاتے ہونگے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ایک زمانہ میں خواجہ صاحب بھی ایسا کر چکے ہیں۔ جس کا ثبوت نہ صرف انکی اس زمانہ کی شائع شدہ تحریروں سے ملتا ہے۔ بلکہ ان کی خط و کتابت میں بھی پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ذیل میں ہم ان کے ایک قلمی خط کا عکس درج کرتے ہیں۔ جو انہوں نے سنہ ۱۹۰۹ء میں خان صاحب منشی فرزند علی صاحب کو تبلیغی رنگ میں اس وقت لکھا تھا۔ جبکہ وہ سلسلہ میں داخل نہ ہوئے تھے۔ اور جو یہ ہے :-

(۱)

(۲)

آپ نے جو استفسار حضرت خلیفۃ المسیح سے کیا ہے اس کا جواب تو وہ خود ہی آپ کو دینگے لیکن جس اصول پر آپ کا سوال مبنی ہے۔ وہ تو شاید بہت وسعت چاہتا ہے۔ کیوں اسی اصول کے معیار سے حضرت اقدس مرزا صاحب کا معاملہ دیکھا جاوے۔ وہی اصول جناب رسالتمآب پر کیوں نہ حاوی ہو۔

زید تمام امور جو اسلام نے تعلیم کئے ہیں۔ بدیں خیال کہ انہیں روح اور راستی ہے۔ اور معقولیت سے پر ہیں۔ قبول کرتا ہے اور ان پر عامل ہے۔ لیکن وہ ان اصولوں کو خدا کی طرف سے الہام ہونا نہیں مانتا۔ اسلئے نبی کریم کی رسالت کا قائل نہیں۔ والا اس کا شعار اسلامی شعار ہے۔ آیا یہ امر اس کی نجات کیلئے کافی نہیں۔ میرے نزدیک تو دونو باتیں یکساں ہی ہیں۔ اگر ایک شخص کی نجات کے لئے شعار اسلام کی پابندی کے علاوہ ایمان بالرسالت ضروری ہے تو اگر کسی مسیح موعود نے آنا ہے اور اس شخص کے متعلق کوئی وعدہ ہے تو پھر اس شخص کے ظہور پر جو ہمہ نوع مسلمان ہے۔ اس ایک شخص پر جو خدا کے نزدیک مسیح ہے۔ اور اس کی شناخت اسی طرح ہوتی ہے جس طرح کسی نبی کی ہو سکتی ہے ایمان لانا ضروری ہے یا اس کے بالعکس۔ اگر یہاں ایمان کسی ذات واحد پر لانا ضروری نہیں کیونکہ اعمال و شعار کافی ہے تو پھر وہاں بھی شخصی ایمان کی ضرورت نہیں۔ شعار و اعمال کافی ہونگے۔ آپ وسیع دل ہیں۔ اسلئے یہ لطیفہ لکھ دیا۔ کمال الدین

اس غلط سے حسب ذیل امور ظاہر ہیں۔

خواجہ صاحب فرماتے ہیں۔

اوّل۔ یہ کہ حضرت مرزا صاحب کو اسی اصل کے ماتحت پرکھنا چاہئے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اختیار کیا جائے۔

دوم یہ کہ مسلمان بننے کے لئے جسطرح تمام شعار اسلام کی پابندی کے باوجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح تمام شعار اسلامی کی پابندی کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔

سوم یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی شناخت اسی طرح ہوتی ہے۔ جس طرح کسی اور نبی کی ہوسکتی ہے۔

مطلب یہ ہے۔ کہ خواجہ صاحب حضرت مسیح موعودؑ کا ماننا ہر ایک مسلمان کے لئے ایسا ہی ضروری بتا رہے ہیں۔ جیسا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا۔ کیونکہ ان کے نزدیک حضرت مسیح موعودؑ کی شناخت اسی طرح ہوتی ہے۔ جس طرح کسی نبی کی ہوسکتی ہے۔ گویا حضرت مسیح موعود ایسے ہی نبی ہیں۔ جیسے دوسرے انبیا۔ اور مسلمان بننے کے لئے آپ پر ایمان لانا ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا رسول کریمؐ پر ایمان لانا جس طرح کسی شخص کے لئے یہ کافی نہیں۔ کہ شعار اسلامی کی معقولیت کو تو تسلیم کرے۔ لیکن رسول کریمؐ کی رسالت کا اقرار نہ کرے اسی طرح مسلمان بننے کے لئے یہ کافی نہیں۔ کہ شعار اسلامی کا پابند ہو یعنی نماز پڑھے۔ روزے رکھے۔ حج کرے۔ زکوٰۃ دے۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان نہ لائے۔ بلکہ مومن بننے اور مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ شعار اسلام کی پابندی کے ساتھ مسیح موعودؑ کی رسالت پر بھی ایمان لائے۔

کیا اس میں شک کی کچھ گنجائش ہے۔ کہ مذکورہ بالا الفاظ میں خواجہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کو ایسا ہی نبی قرار دیا۔ جیسے اور نبی۔ اور آپ کے نہ ماننے والوں کو اسی مد میں شامل کیا جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ ماننے والوں کو رکھا ہے۔ اگر ایسا ہی کیا ہے۔ تو اب وہ اور ان کے ساتھی کس منہ سے ہمیں مسیح موعودؑ کو نبی کہنے اور آپ کے منکروں کو مسلمان نہ سمجھنے پر قابل الزام قرار دیتے ہیں۔ اور خلافت ثانیہ سے علیحدگی کی وجوہات یہی بتاتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ ان لوگوں کے دل بدل گئے ہیں۔ اور ان کے دلوں سے حق وصداقت نکل گئی ہے۔ اس لئے باوجود اپنے پہلے عقائد چھوڑ دینے اور بالکل ان کے خلاف خیالات رکھنے کے تبدیلئ عقائد کا الزام ہم پر لگاتے ہیں۔ لیکن انہیں یاد رہے۔ واقعات اور دلائل کو بدل دینا ان کے بس میں نہیں ہے۔ اور یہی وہ بار ہے جو ہمیشہ ان کی گردنوں کو خم کئے رکھیگا۔ اور حق پسند اصحاب کو ان کی حالت کا اندازہ لگانے میں مدد دیگا۔

خیالی مہدی کی شان

ہم گذشتہ پرچہ میں ہی لکھ چکے ہیں۔ کہ باوجود اس کے کہ خود مسلمان تسلیم کرتے ہیں۔ کہ امام مہدی کے آنے کی علامات پوری ہوچکی ہیں۔ تاحال ان کے نزدیک امام مہدی نہیں آئے کیوں؟ اس کی وجہ وہ تو کچھ بتاتے نہیں۔ مگر ہم نے یہ بتائی ہے۔ کہ چونکہ امام مہدی کے متعلق مسلمانوں نے ایسے خیالی اور وہمی نقشے بنا رکھے ہیں۔ جن کا پورا ہونا قطعاً محال ہے۔ اس لئے ان کا آنا بھی ناممکن ہے۔ ذیل میں امام مہدی کے متعلق مسلمانوں کے عجیب و غریب خیالات [illegible] پیش کرنے سے لئے ہم دہلی کے اخبار انشا مشرقی ۱۵ اپریل کے وہ الفاظ درج کرتے ہیں۔ جو اس نے "امام مہدی کی شان" کے متعلق لکھے ہیں۔ اور جو یہ ہیں۔

"امام مہدی کعبہ کی دیوار سے ملحق سنگ اسود کا سہارا کئے ہوئے کھڑے ہونگے۔ دونوں بازوؤں پر کلام اللہ کی آیتیں ہونگی۔ دائیں جانب لکھا ہوگا۔ جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقاً اور بائیں جانب یہ آیت ہوگی۔ وتمت کلمت ربك صدقا وعدلا لا مبدل لکلمته وهو السميع العليم عمامہ رسول سر مبارک پر ہوگا۔ اور وہ قمیص مبارک جسم اقدس میں ہوگی۔ جو آنجناب کے جد بزرگوار (صلعم) شب معراج پہنکر تشریف لے گئے تھے۔ اور وہ عبائے مطہر زیب تن ہوگی۔ جو حضرت رسول خدا کے پاس سے پہنکر آئے تھے۔ اور ردائے مستجاب ہوگی نعلین حضرت شعیب کی ہونگی۔ اور نیزہ حضرت آدم۔ عصائے موسیٰ اور سپر حضرت عیسیٰ اور ذوالفقار حیدر کرار دست مبارک میں ہوگی۔ جو میان سے ابل پڑیگی۔ تو اسکے ٹکڑے ٹکڑے ہونگے"۔

اس شان کو بیان کرنے کے بعد جہاں اخبار مذکور نے یہ لکھا ہے۔ کہ "جب اس شان سے آنے والا مہدی آئیگا۔ تو ہم بھی ہمراہ رکاب ہونگے"۔ وہاں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "مومنین موقنین اب ہوشیار ہوجاویں۔ علامات ظہور اب دن بدن نمایاں ہوتے جا رہے ہیں"۔ لیکن کیا یہ ممکن ہے۔ کہ اس شان کا کوئی مہدی آئے۔ جو اوپر بیان کی گئی ہے۔ وہ اشیاء جنہیں سینکڑوں نہیں ہزاروں سال گذر گئے۔ اس وقت تک کہاں محفوظ پڑی ہیں۔ اس کا علم انہیں لوگوں کو ہوگا۔ جو ان کے دیکھنے کے منتظر بیٹھے ہیں۔ اور جن کا نہ صرف محفوظ رہنا بلکہ امام مہدی کو ملنا۔ اتنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اگر وہ نہ ہونگی۔ تو کسی کو امام مہدی نہیں مانینگے۔ ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں۔ کہ کیا سنت اللہ میں اس کی کوئی مثال یا نظیر پائی جاتی ہے۔ اور کبھی کوئی برگزیدہ خدا ایسی لباس قسم کی ہیئت میں مبعوث ہوا ہے۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں تو اب کس طرح امید کی جاسکتی ہے۔ کہ امام مہدی اس حیثیت میں آئینگے۔ منتظرین امام مہدی خوب اچھی طرح سن لیں اور سمجھ لیں۔ کہ ان کی یہ سب باتیں خیالی ہیں۔ جو قیامت تک کبھی پوری نہ ہونگی۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ جب ان کے نزدیک ظہور امام مہدی کی علامات پوری ہوچکی ہیں۔ تو وہ ظاہر نہیں ہوتے۔ اصل میں جو ظاہر ہونے والے تھے۔ وہ ہوچکے۔ اب حضرت مرزا صاحبؑ کے سوا کوئی مہدی معہود نہیں آئیگا۔ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر

نگار

جناب نیاز فتح پوری اردو نظم و نثر کے ایک مشہور و معروف ادیب ہیں۔ جو اردو دان پبلک میں اپنی تحریروں اور غزلیات کی وجہ سے خاص شہرت رکھتے ہیں۔ ان کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین بہت بلند پایہ کے ہوتے ہیں۔ ان کی ادارت میں مذکورہ بالا نام سے ایک ادبی ماہوار رسالہ آگرہ سے جاری ہوا۔ جو ہر لحاظ سے قابل قدر ہے۔ اور اس میں خاص بات یہ ہے کہ اس کا دائرہ عمل افسانہ نویسی تک محدود نہیں۔ بلکہ تاریخی اور علمی مضامین بھی ادبی رنگ میں ڈھال کر لکھے گئے ہیں

مکتوبات امام

(مرسلہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے۔ افسر ڈاک)

طاعون سے وفات پانا

سوال۔ اگر خدانخواستہ ہمارا کوئی احمدی بھائی پلیگ سے فوت ہو جائے تو اس کے نہلانے کے متعلق کیا حکم ہے آیا حضرت صاحب کا پہلا فتویٰ یعنی نہ نہلانا ہی ہے۔ یا نہلانا چاہیئے۔ اور نیز اس کے کفن کے متعلق کیا حکم ہے اسے کفنانا چاہیئے یا نہیں۔

جواب:۔ اگر احتیاط سے نہلایا جاسکے۔ یعنی نہلانے والا ساتھ نہ لگے۔ اور ہاتھ پر کپڑا باندھے یا دستانہ پہن لے پھر فوراً گرم پانی اور صابن سے خود نہائے تو نہلانا اچھا ہے اور اگر یہ احتیاطیں نہ ہو سکیں یا میت کی حالت زیادہ خراب ہو۔ تو نہ نہلانا بہتر ہے۔ مگر آپ کو چاہیئے۔ کہ خاص استغفار کریں۔ اور اپنی حالت کو بدلیں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ آپ کو اس مصیبت سے محفوظ رکھے۔ یکم اپریل ۲۲ء

طاعون سے بچنے کا طریق

پلیگ سے بچنے کا طریق ایک دوست کو لکھایا۔ کہ جماعت سے کہو۔ استغفار اور دعا میں لگ جاؤ۔ اور آپس کے جھگڑے اور فساد چھوڑ دو۔ دنیا پر دین کو مقدم کرو۔ اور خدا پر توکل کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت کریگا۔ انشاء اللہ۔ یکم اپریل ۲۲ء

حضرت ام المومنین اور انفاق فی سبیل اللہ

ایک شخص نے لکھا کہ حضرت ام المومنین سلمہا اللہ تعالیٰ نے نواب صاحب کے نکاح کے موقعہ پر بے شمار کپڑوں کے صندوق دئے اور دیگیں وغیرہ برتن بنوانے کیلئے ٹھٹھیار منگائے تھے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس کے جواب میں حضور نے لکھوایا۔

یہ باتیں کہ دیگیں وغیرہ برتن بنوانے کے لئے ٹھٹھیار منگوائے گئے اور کپڑوں کے بیشمار صندوق دئے گئے۔ کم از کم میرے علم سے باہر کی ہیں۔ ممکن ہے آپ کے اطلاع دینے والے کو پتہ ہو۔ اس اعتراض کا خلاصہ صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ آیا عمدہ کپڑے یا عمدہ اسباب کا کسی شخص کا اپنے پاس رکھو چھوڑنا یا کسی شادی کے موقعہ پر دینا جائز ہے یا کہ نہیں۔ سو اسکا جواب یہ ہے کہ اس اصل کو اگر چلایا جائے کہ انفاق فی سبیل اللہ کا حکم یہ منشا رکھتا ہے کہ انسان نہ کوئی اچھا کپڑا استعمال کرے اور نہ کوئی اچھا کپڑا کسی عزیز کو دے۔ تو یہ رسول کریم صلعم اور دیگر تمام انبیاء اور اولیاء کو بھی معرض اعتراض میں لے آئیگا۔ رسول کریم صلعم کے وقت کے لوگوں کا ذکر قرآن شریف میں آتا ہے۔ کہ بعض لوگ جب چندے کی تحریک ہوتی تھی۔ تو ان کے پاس ایک پیسہ بھی دینے کے لئے نہیں ہوتا تھا۔ دن بھر محنت کرکے جو ملتا۔ وہ لاکر دیدیتے۔ لیکن ساتھ ہی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلعم کے پاس بعض دفعہ اچھے جبے اور کوٹ بھی ہوتے تھے۔ جنکو عید یا جمعہ کے موقعہ پر آپ پہن لیتے تھے۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہدے کہ اس غریب سے جس کے پاس تن کا کپڑا نہ تھا۔ تو آپ چندہ مانگتے تھے۔ اور خود اچھا جبہ پہنتے تھے۔ کیوں اسکو پہلے نہیں خرچ کرتے تھے۔ تو یہ غلطی ہوگی۔ اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف صرف انفاق فی سبیل اللہ کا ہی حکم نہیں دیتا۔ اس کے ساتھ ایک اور حکم بھی دیتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ "اما بنعمة ربك فحدث" جس شخص کو اللہ تعالیٰ کوئی نعمت دیتا ہے۔ اس نعمت سے ایک حد تک اپنی ذات کے لئے استعمال کرنا یا اپنے رشتہ داروں کیلئے استعمال کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص ہے جس کی پانچسو روپیہ آمد ہے۔ اور ایک اور شخص ہے جس کی پچاس روپیہ ماہوار آمد ہے پانچسو روپیہ آمد والا آدمی اگر اپنی آمد میں سے مثلاً پچاس یا سو روپیہ خرچ کرتا ہے۔ اور پچاس روپیہ آمد والے کو کہتا ہے۔ کہ تم بھی اللہ کے رستہ میں خرچ کرو۔ تو کیا پچاس روپے آمد والے کو حق ہے۔ کہ اسپر اعتراض کرے۔ کہ دیکھو مجھے انفاق فی سبیل اللہ کے لئے کہتا ہے۔ اور اسکے گھر میں اچھی چیزیں موجود ہیں۔ پہلے یہ اپنے چارسو پچاس روپیہ خرچ کرے اور اپنے پاس پچاس روپے رکھے۔ تب میں مانونگا۔ اس اصل کو اگر تسلیم کیا جائے۔ تو دنیا میں جو سب سے غریب آدمی ہوگا۔ امراء جب تک اپنی آمدنیوں کو اس کے برابر نہ کرلیویں۔ اس وقت تک انکا انفاق انفاق فی سبیل اللہ کہلا ہی نہیں سکتا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ انفاق نسبتی امر ہے۔ ایک شخص جسپر اللہ تعالیٰ کسی حکمت کے ماتحت زیادہ انعام کرتا ہے۔ اگر وہ ہماری نسبت اچھے کپڑے پہنتا یا اچھا کھانا کھاتا ہے۔ تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ انفاق فی سبیل اللہ نہیں کرتا۔ ہم یہ دیکھینگے کہ آیا وہ دین کے راستہ میں کس نسبت سے روپیہ خرچ کرتا ہے۔ اگر وہ اس نسبت سے یا اس سے زیادہ نسبت سے روپیہ خرچ کرتا ہے۔ جس سے اور لوگ کرتے ہیں۔ تو اسکا اچھا لباس پہننا کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ پس معترض کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اعتراض کرنے سے پہلے دو باتوں میں سے ایک بات ثابت کرے۔ یا تو یہ کہ انکا اپنا مال نہیں تھا۔ لوگوں کا تھا۔ جو انہوں نے خرچ کیا۔ یا یہ کہ صرف انہوں نے اپنا مال اسی بات پر خرچ کیا۔ اور اس نسبت سے انفاق فی سبیل اللہ نہیں کیا۔ جس نسبت سے لوگوں سے چاہا جاتا ہے۔ کیا ان دونوں باتوں میں سے معترض کسی ایک کو بھی ثابت کرتا ہے۔ اگر نہیں تو معترض خود قابل گرفت ہے نہ کہ وہ جسپر اعتراض کیا جاتا ہے۔ آپ کے ہاں ہی مثال موجود ہے۔ ایک صاحب کو ۲۵۰ یا ۲۷۵ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ کئی احمدی ایسے بھی ہونگے۔ جنکو ۱۵ یا ۲۰ ہی ملتی ہے باوجود ہر قسم کے چندہ ادا کرنے کے ان صاحب کا لباس انکا کھانا۔ مکان اور انکی حالت ان غرباء سے اچھی رہتی ہے۔ جن کی آمد ۱۵ یا ۲۰ روپے ماہوار ہے۔ اسپر کوئی عقلمند نہیں کہیگا۔ کہ اس وجہ سے ان لوگوں کو یہ حق حاصل ہو جائے گا۔ کہ وہ ان کی تحریک چندہ پر کہدیں کہ آپ پہلے ہمارے جیسی حالت بنائیں۔ تو پھر ہم سے چندہ مانگیں۔ ہر شخص اپنی حالت کی نسبت کے مطابق خرچ کرنے کا حقدار ہے۔ یہ تو عام جواب ہے۔ اب میں خاص اس واقعہ کے متعلق جواب دیتا ہوں۔ حضرت خلیفہ اول رضہ کے سامنے یہ اعتراض تو نہیں۔ مگر بعض اسی قسم کے اعتراضات پیش ہوئے۔ انہوں نے اس کا جواب دیا کہ مرزا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا ہے کہ تو سلیمان ہے۔ اور میں تجھے بے حساب رزق دونگا۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے بے حساب رزق نہ ملتا۔ تو معترض کہتا کہ لوجی یہ الہام پورا نہیں ہوا۔ ادھر

جب لنگر ق ملا۔ تو اسپر اسے یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ دیکھو لوگوں کو انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دیا جاتا ہے۔ اور خود ان کے گھر میں کپڑے اچھے استعمال ہوتے ہیں یا یہ کہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو زیادہ قیمتی تحفے دے جاتے ہیں اس کے ساتھ میں یہ بات زائد کرتا ہوں کہ سید عبدالقادر جیلانی پر لوگ یہ اعتراض کرتے تھے کہ اتنے قیمتی کپڑے کا لباس پہنتے ہیں۔ اور اسکو روز اتار ڈالتے ہیں کہ بادشاہ وقت بھی اس قیمت کا کپڑا اس طرز پر نہیں پہن سکتا۔ حالانکہ لوگوں کو یہ دنیا سے علیحدگی کا حکم دیتے ہیں۔ سید عبدالقادر صاحب جیلانی اس کا جواب دیتے ہیں۔ کہ یہ نادان کیا جانتے ہیں مجھے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ تو میں کپڑا پہنتا ہوں۔ وہ مجھے کہتا ہے کہ کھا تو میں کھاتا ہوں۔ اگر خدا تعالیٰ کا حکم اس رنگ میں نازل ہوتا ہے۔ تو یہ کون ہیں۔ جو اسپر معترض ہوں۔ حضرت صاحب کے زمانہ سے پہلے دو قسم کے فسادات دنیا میں جاری تھے۔ ایک یہ فساد جاری تھا کہ سمجھا جاتا تھا کہ اولیاء جو چاہیں کریں۔ شریعت کی پابندی ان پر واجب نہیں۔ دوسرا فساد یہ تھا کہ نیکی یہی ہے۔ کہ انسان دنیا سے بالکل قطع تعلق کرلے۔ نہ اچھا کھائے نہ پہنے۔ خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کے ذریعہ ان دونو باتوں کو دور کیا۔ ایک طرف تو شریعت کی اعلیٰ درجہ کی پابندی کرواکر یہ دکھلایا کہ خواہ کوئی کتنا ہی بڑا ہو جائے۔ وہ شریعت کی پابندی سے باہر نہیں ہو سکتا۔ دوسری طرف حضرت صاحب کا نام سلیمان رکھکر طیب رزق آپکے لئے اسقدر مہیا کیا کہ لوگوں کے ذہنوں سے یہ بات مٹ جائے۔ کہ خدا کے ساتھ تعلق کرنے کے یہ معنے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کو ترک کرکے انسان بیٹھ جائے۔ ان دونو باتوں سے اللہ تعالیٰ نے اسلام پر سے دو بڑے نقص مذکورہ بالا دور کئے ہیں۔

والدہ صاحبہ اپنے چندوں میں جہاں تک میرا تجربہ اور علم ہے۔ اس نسبت کے لحاظ سے جو دوسرے مرد ادا کرتے ہیں۔ میرے نزدیک بہت سے مردوں سے بڑھی ہوئی ہیں ؎

(۳- اپریل ۱۹۲۲ء)

کانفرنس کے موقعہ پر مدرسہ احمدیہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد

مدرسہ احمدیہ کے متعلق گذشتہ سال اور اسال میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کی ایک تحریر شایع کی تھی جسمیں حضور نے جماعت کے ذی ثروت اور متوسط الحال احباب کو بہت زور سے اس طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ اپنے لڑکے مدرسہ میں داخل کرائیں۔ ورنہ تبلیغ کا کام آیندہ کیلئے جاری رکھنا مشکل ہو جائیگا۔ اس تحریر کو پڑھکر جن دوستوں نے اپنے لڑکے بھجوائے ہیں میں ان کا تہ دل سے شکر گذار ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے مال اور اولاد میں برکت دے۔ اور ان کے بچوں کو دین کا سچا خادم بنائے۔ اور ان شکر تم لازیدنکم کے ماتحت اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا دوسرے احباب کے سینوں کو بھی کھولدے۔ آمین۔

ان دوستوں کے نام جنھوں نے اپنے بچے بھیجے حسب ذیل ہیں :-

(۱) مولوی شیر علی صاحب قادیان (۲) ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب قادیان (۳) خانصاحب ذوالفقار علیخان صاحب قادیان (۴) خان صاحب منشی فرزند علی صاحب فیروزپور (۵) حامد حسین خان صاحب میرٹھ (۶) منشی محمد اشرف خان صاحب فیروزپور (۷) شیخ چراغ دین صاحب قصور (۸) میاں محمد یوسف صاحب پنڈی چری (۹) منشی عصمت اللہ صاحب کھاریاں (۱۰) میاں امیر محمد صاحب تلونڈی (۱۱) بابو محمد فاضل صاحب فیروزپور (۱۲) بابو فضل الدین صاحب پشاور (۱۳) میاں عبدالحکیم صاحب سنوری (۱۴) ڈاکٹر غلام غوث صاحب (۱۵) میاں برکت اللہ صاحب کنجاہ (۱۶) بابو فضل احمد صاحب ضلع سیالکوٹ (۱۷) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل قادیان (۱۸) ڈاکٹر عبداللہ صاحب قادیان (۱۹) میاں نیاز احمد صاحب گوگیرہ (۲۰) منشی قاسم علی صاحب لاہور (۲۱) چودہری عطاء الہٰی صاحب ہاچیواڑہ (۲۲) میاں عبدالحق صاحب بدوملہی (۲۳) صوفی تصور حسین صاحب قادیان (۲۴) میاں فضل دین صاحب قادیان (۲۵) میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں (۲۶) ماسٹر مولا بخش صاحب قادیان۔ (۲۷) میاں فضل خان صاحب قادیان (۲۸) میاں احمد دین صاحب ٹیلر قادیان (۲۹) مرزا مہتاب بیگ صاحب ٹیلر قادیان (۳۰) مستری عبدالرحمٰن صاحب قادیان (۳۱) میاں احمد دین صاحب ڈنگوی قادیان (۳۲) میاں کرم الٰہی صاحب کھارہ (۳۳) میاں وزیر محمد صاحب کھارہ (۳۴) مولوی قطب الدین صاحب قادیان (۳۵) شیخ نور الدین صاحب قادیان (۳۶) میاں عبداللہ صاحب کشمیری (۳۷) میاں اللہ یار ٹھیکیدار قادیان (۳۸) میاں عبدالسمیع صاحب قادیان (۳۹) منشی عبداللہ خان صاحب بٹالہ (۴۰) میاں دین محمد صاحب ننگل (۴۱) میاں نظام الدین صاحب ٹیلر قادیان (۴۲) میاں عبدالرحیم صاحب افغان۔ قادیان ؎

ان سب دوستوں کا شکریہ ادا کرنے کے بعد میں اپنے دیگر احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس تقریر کی طرف جو حضور نے کانفرنس کے موقعہ پر جماعت کے نمائندگان کے سامنے فرمائی توجہ دلاتا ہوا امید کرتا ہوں کہ وہ بھی اپنے سابقین بھائیوں کے نقش قدم پر چل کر حضور کی خواہش کو پورا کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرینگے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی ہوئی چیز انشاء اللہ کبھی ضائع نہیں ہوتی۔ جو دوست صدقِ دل سے اس راہ میں قربانی کرینگے۔ علاوہ ثواب کے ان کے بچے بھی انشاء اللہ دین و دنیا میں خوشحال رہینگے۔

اب میں ذیل میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تقریر کا خلاصہ درج کرتا ہوں۔ جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ اس کی تعمیل کی توفیق دے۔ ۲۰ مئی تک اپنے بچوں کو بھیج دیں تاکہ پڑھائی میں ہرج نہ ہو:-

حضور نے فرمایا کہ اب رات بہت گذر گئی ہے۔ باقی امور اسوقت پیش نہیں کئے جاسکتے۔ لیکن ایک ضروری امر ہے۔ جس کی طرف میں احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ مدرسہ احمدیہ ہے۔ مدرسہ احمدیہ کی طرف ہماری جماعت کی بالعموم توجہ نہیں۔ اس میں پڑھنے والے اکثر وہ لڑکے ہیں۔ جن کو انجمن وظیفہ دیتی ہے۔ ذی ثروت لوگ اپنے بچوں کو بھیجنے میں غفلت سے کام لے رہے ہیں۔ پہلے لوگوں کو یہ شکایت تھی کہ خود کارکن اپنے لڑکوں کو داخل نہیں

ہے لیکن اب انکو یہ شکایت نہیں ہونی چاہیئے۔ میرا ایک
کا قرآن شریف حفظ کر رہا ہے۔ جو چند دن میں ختم کرنیوالا
ہے۔ میں اس کو مدرسہ احمدیہ میں ہی داخل کراؤں گا۔
دوسرے لڑکے کو میں نے ہائی سکول میں داخل کیا ہے
جو تھی جماعت پاس کر لے۔ چوتھی پاس کرنے کے بعد
اس کو بھی مدرسہ احمدیہ میں داخل کروں گا۔ صرف یہی نہیں
جس قدر بھی میرے بچے ہونگے۔ سب کو انشاء اللہ مدرسہ احمدیہ
میں ہی داخل کرانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ تو اب میرا حق
ہے۔ کہ میں آپ سے بھی مطالبہ کروں۔ کہ اگر تمام نہیں
تو کم از کم ایک ایک بچہ تو ہر ذی ثروت اس مدرسہ میں
داخل کرے۔ اس سے ایک تو انجمن کے خرچ میں کمی ہوگی
اور دوسرے جو اپنے خرچ پر پڑھتے ہیں۔ ان کی طبیعت
میں ایک آزادی اور جرأت ہوتی ہے۔ اور ترقی کرنے
کا خاص جوش ہوتا ہے۔ سوائے شاذ و نادر کے ان پر
کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔ کہ تم مجبور ہو کر پڑھتے ہو۔
جواب تو وظیفہ لینے والوں کے اندر بھی یہ اخلاق پیدا
ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ان کو بھی وظیفہ قرضہ حسنہ کے طور
دیا جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی دوسروں کو فوقیت ہے
ذی ثروت طلباء سے مدرسہ کا وقار بھی بڑھتا ہے۔ اسلئے ایسے دوستوں
کا ضروری ہے کہ وہ اپنے بچے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں۔ مگر یاد
رکھنا چاہیئے کہ بعض لوگ اپنے ایسے لڑکوں کو جو دوسرے سکولوں میں تعلیم
کے قابل نہیں ہوتے ادھر بھیجتے ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے
ان لڑکوں کو داخل کرائیں جو ہوشیار اور ہونہار ہوں۔ ترقی کر رہے ہیں
مال کی ہی قربانی نہیں بلکہ مکمل قربانی تب ہوگی جب [illegible]
اپنی اولاد کو بھی قربان کر دینگے جو دوست نمایندہ بنکر آئے ہیں
انکو بھی تاکید کرتا ہوں کہ وہ بھی اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل
کریں اور دوسروں کو بھی جا کر تاکید کریں کہ وہ بھی اپنے خرچ پر بچے
مدرسہ احمدیہ میں بھیجیں۔ مدرسہ احمدیہ میں اپنے خرچ پر پڑھنے
والے طلباء کا قلیل التعداد میں ہونا کیا ثابت نہیں کرتا کہ جو اپنے خرچ
پر پڑھ سکتا ہے ادھر آنا نہیں چاہتا ورنہ کیا وجہ ہے کہ دوسرے مدرسہ
زیادہ اپنے خرچ پر پڑھنے والے ہوں۔ اس نظارہ کو سامنے لا کر
کے بدن میں لرزہ آ جاتا ہے کیونکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ
ہمارا [illegible] ہے ہم دینی علوم سیکھنے کی طرف ہرگز نہ
کرینگے۔ ہاں جب مجبور ہونگے۔ دوسرے مدرسہ میں داخل

الفضل ۲۰ اپریل کیوں لیٹ گیا

۲۰ اپریل کا الفضل اپنے وقت پر بالکل تیار تھا۔ مگر ۵۰۰ سے زائد پرچے اس کے روزانہ رہ گئے ہیں۔ وجہ یہ ہوئی کہ ڈاک خانہ میں ٹکٹ نہ تھے۔ ہم تو اپنی طرف سے بہت کوشش کرتے ہیں۔ کہ الفضل کی روانگی میں کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے مگر ڈاک خانہ کی طرف سے کوئی نہ کوئی ایسی بات آئے دن پیدا ہوتی رہتی ہے۔ جس سے الفضل کی اشاعت میں روک پیدا ہو۔ اور اسے نقصان ہو۔ پہلے کئی الفضل اس بناء پر اسی روز نہیں بھیجے گئے۔ کہ اخبار ۱۲ بجے ڈاک خانہ میں دیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہی وقت پوسٹ ماسٹر جنرل لاہور کے دفتر سے مقرر ہوا تھا۔ سب پوسٹ ماسٹر کا عذر یہ تھا کہ اب ڈاک ۱۲ بجے جاتی ہے۔ اس لئے ہم ۱۲ بجے اخبار نہیں بھجوا سکتے۔ آخر بہت سی خط و کتابت کے بعد دس بجے وقت مقرر ہوا۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ عملہ الفضل سردیوں میں ۷ بجے دفتر لگایا کرے۔ اور گرمیوں میں شام کے بعد تک کام کیا کرے۔ بہر حال یہ انتظام بھی کر دیا گیا۔ تو اب یہ بات پیش آئی۔ کہ ٹکٹ نہیں حالانکہ موقت الشیوع پرچوں کے لئے ٹکٹ ہر وقت ڈاک خانہ میں موجود رہنے چاہیئیں۔ سب پوسٹ ماسٹر سے معلوم ہوا۔ کہ ٹکٹ بٹالہ کے خزانے میں نہیں ہیں۔ اس لئے ہم معذور ہیں۔ ایسا کئی مرتبہ ہو چکا ہے۔ اور ہم پوسٹ ماسٹر جنرل کو تاریں بھی دے چکے ہیں۔ مگر تا حال کوئی تسلی بخش انتظام نہیں ہوا۔ ایک تجویز یہ ہو سکتی ہے۔ کہ ہم ایک سو روپیہ کے ٹکٹ اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آئیں۔ مگر اس کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہے۔ موجودہ صورت میں تو الفضل کا خرچ زیادہ ہے۔ احباب توسیع اشاعت کی طرف توجہ نہیں کرتے ۔

(مینیجر الفضل)

خریداران الفضل کو اطلاع

۲۴ / اپریل سے کارڈ دو پیسے کا اور لفافہ کم از کم ایک آنہ کا ہو گیا ہے۔ ایک پیسے کے کارڈ یا دو پیسے کے لفافے جو رائج تھے۔ ان پر مزید ٹکٹ لگا کر استعمال کرنے چاہیئیں۔ یعنے پیسے کے کارڈ پر پیسے کا ٹکٹ اور لگایا جائے۔ اور دو پیسے کے لفافے پر دو پیسے کا ٹکٹ اور چسپاں ہو۔ اگر کوئی صاحب ایک پیسہ کا کارڈ ڈاک خانہ میں بھیجیں گے تو وہ تلف کر دیا جائے گا۔ چونکہ الفضل کا خرچ پہلے ہی بہت زیادہ ہے۔ اسلئے احباب کو چاہیئے کہ وہ جواب کے لئے جوابی کارڈ بھجوایا کریں۔ کیونکہ فرداً فرداً یہ بوجھ زیادہ نہیں ہوگا۔ اور دفتر پر بہت سے خریداران کی خط و کتابت کا بوجھ بہت ہی زیادہ ہے۔ جو ناقابل برداشت ہے ۔

(مینیجر الفضل)

احباب سے شکایت

اسوقت تک ہندوستان میں ۴۸ سکرٹری تبلیغ مقرر ہو چکے ہیں۔ جو عہد کر چکے ہیں کہ وہ سرکلر ۱۰ کے مطابق تبلیغ کا کام شروع کریں گے۔ دفتر تالیف و اشاعت کو ہفتہ عشرہ کے بعد اطلاع دیا کرینگے۔ مگر افسوس ہے کہ انہیں سے اکثروں نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ معلوم نہیں کیا وجہ ہے۔ احباب نے خطوط کے ذریعہ سے میرے ساتھ اتفاق کیا۔ اور تبلیغ کے کام کو جاری رکھنا ازبس ضروری قرار دیا لیکن ان میں سے بہت تھوڑے ہیں۔ جنہوں نے کچھ کیا۔ اور وہ بھی ایسا کہ مجھے ڈر ہی رہتا ہے۔ کہ چند دن کے جوش کے بعد وہ کام سے اکتا نہ جائیں۔ (میرے نزدیک انبالہ۔ بمبئی۔ شرقپور۔ فیروزپور۔ سامانہ۔ بٹالہ وغیرہ کا کام قابل تعریف ہے) میرا دل چاہتا تھا کہ میں ایسے احباب کے نام بھی شائع کر دوں۔ مگر فی الحال مناسب نہیں سمجھتا اور میں ابھی اعلان پر اکتفا کرتے ہوئے ان سے التماس کرتا ہوں کہ وہ للہ کچھ کام کریں ۔

ناظر تالیف و اشاعت قادیان

امرتدھارا کی قیمت میں

رعایت

بہت سے مہربانوں کی پرزور درخواست پر شریمان پنڈت ٹھاکر دت شرما وید نے اپنے فرزند کی شادی خانہ آبادی کی خوشی میں

امرتدھارا و دیگر تمام ادویات و کتب

۱۵ر مئی تک ۱/۲ قیمت (روپیہ کے ۸/) پر دینے کی اجازت دیدی ہے۔ کچھ انعام بھی دئے جاویں گے۔ مفصل فہرست جلدی طلب کریں۔ مفت بھیجی جاتی ہے۔ دس برس کے بعد یہ موقعہ ملا ہے۔

امرتدھارا اُن کل امراض کا جو عام طور پر گھروں میں بوڑھوں۔ بچوں۔ یا جوانوں کو ہوتی رہتی ہیں۔ حکمی علاج ہے ہزارہا سارٹیفکیٹ موجود ہیں۔ اور لاکھوں انسانوں کی رائے ہے کہ امرتدھارا ہر وقت پاس رکھنی چاہیئے۔ ۱۵ر مئی تک امرتدھارا بڑی شیشی ۱/۲ اور نمونہ ۶ر میں ملیگا محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ؎

خط یا تار کا پتہ

امرتدھارا ۲۱۴ لاہور

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا جو امراض شکم کے واسطے بیحد مفید ہے۔ آپؑ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوا ہی کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کے لئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض انفلوئنزا میں جس مریض کو استعمال کرایا۔ شفایاب ہوا اس لئے کم از کم یکصد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں جو ایسے موقعوں پر کام آویں صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سینکڑہ معہ محصول ڈاک عہ۔ المشتہر

سید عبد اللہ عزیز ہوٹل قادیان پنجاب

محلہ دارالعلوم قادیان میں سکنی زمین

خاکسار کے پاس محلہ دارالعلوم میں بورڈنگ ہائی سکول سے جانب غرب محلہ دارالرحمت والی بڑی سڑک کے اوپر چند کنال عمدہ موقع کی زمین قابل فروخت موجود ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار سے خط وکتابت فرماویں۔ اکٹھی خریدنے والے کو کچھ رعایت دی جاویگی۔

المشتہر میاں نظام الدین درزی قادیان

قادیان میں سکنی زمین

قادیان میں سکنی زمین کے خواہشمند احباب خاکسار سے خط وکتابت کریں۔ زمین محلہ دارالفضل اور دارالرحمت ہر دو میں موجود ہے۔ قیمت موقعہ کے لحاظ سے الگ الگ مقرر ہے۔

خاکسار (صاحبزادہ) مرزا **بشیر احمد** (قادیان)

آٹا پیسنے کی چکی

یا لوہے کا خراس ہلکا چلنے والا اور بیلنہ ہائے ہر قسم رس نکالنے والے جس سے شکر گڑ تیار کیا جاتا ہے کارخانہ میں تیار رہتے ہیں۔ دیگر ڈھلائی کا کام عمدہ صاف ہر قسم تیار کیا جاتا ہے۔ نرخ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کریں

مستریان غلام حسین۔ محمد شفیع آئرن فیکٹری بٹالہ۔ (گورداسپور)

کسی لائق

طبیب

کے زیر علاج رہ کر باقاعدہ علاج سے تندرستی حاصل کرو
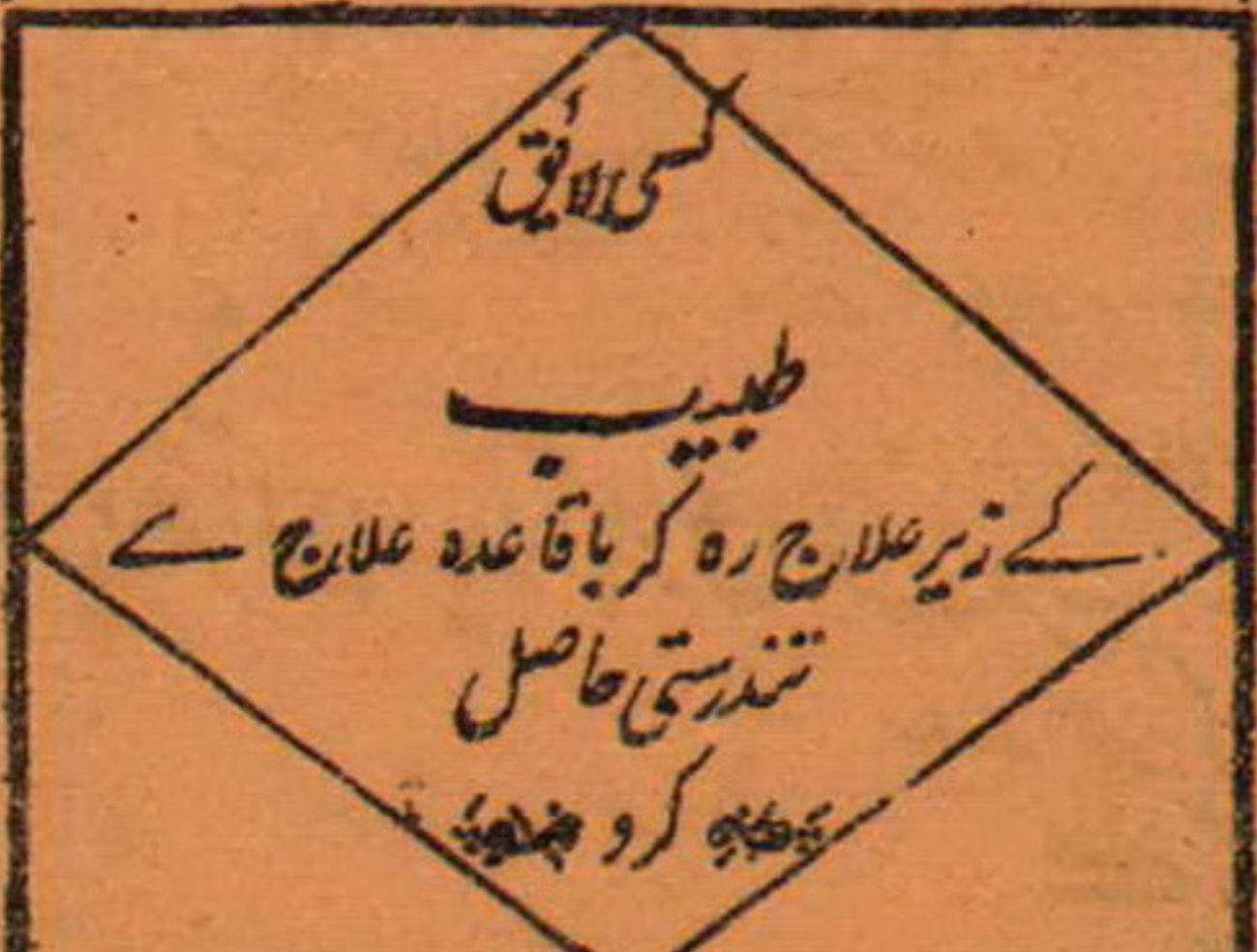
حکیم عطا محمد قادیان پنجاب

قابل توجہ معزز احمدی احباب

حضرت اقدس کا کشف ہے کہ قادیان دارالامان میں بڑے بڑے جوہریوں کی دکانیں ہیں۔

لہذا اس عاجز نے توکلت علی اللہ کر کے نئی دکان کھولی ہے۔ اور ہر قسم کی جیبی اور کلائی پر باندھنے کی گھڑیاں اور کلاک اور خوبصورت پائدار ٹائم پیس قطب نما وغیرہ وغیرہ مہیا کئے ہیں۔ اور قیمتیں بھی بمقابلہ بڑے شہروں کے کم نہیں تو زیادہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہونگی۔

۲۔ ان کے علاوہ دارالامان کے تمام مقدس و متبرک مقامات کے فوٹو بڑے سائز کے مثلاً منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ بہشتی مقبرہ اور جلسہ سالانہ کے تیار کئے گئے ہیں۔ اس لئے معزز احباب سے درخواست ہے کہ آئندہ تمام اسباب متذکرہ اشیاء اسی دکان سے خرید فرمائیں۔ آرڈر پہونچنے پر انشاء اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز احتیاط کے ساتھ بذریعہ پارسل روانہ ہوگی۔ امید ہے کہ احباب میری حوصلہ افزائی فرمائینگے۔ والسلام المشتہر

ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیہ السلام

شاہ صاحب حضرت صاحب کے خاص مخلصوں میں سے ہیں اور سابق صحابی ہیں۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ احباب ان کے ساتھ معاملہ میں انشاء اللہ تعالیٰ دونوں طرح فائدہ میں رہینگے۔ بلحاظ دین کے بھی اور دنیا کے بھی اللہ تعالیٰ شاہ صاحب کو بھی توفیق عطا فرمادے کہ وہ اپنی سابقیت کے مطابق دوسرے لوگوں کے لئے نمونہ قائم کرسکیں

المشتہر	
خاکسار مہاجر سید ناصر شاہ گھڑی ساز فوٹوگرافر قادیان	خاکسار مرزا محمود احمد

رشتہ کی ضرورت

مجھے اپنے ایک عزیز کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے جو خدا کے فضل سے قوم کا سید جوان خوش شکل مخلص۔ برسر روزگار ریلوے ورکشاپ لاہور میں ملازم اور فی الحال چالیس روپیہ کے قریب ماہوار آمدنی رکھتا ہے جو احمدی بھائی قادیان میں رشتہ کرنے کے خواہشمند ہوں وہ خاکسار سے خط وکتابت کریں۔

لڑکی دیندار۔ صالح۔ خوش شکل اور ہندوستانی ہو۔

خاکسار سید عزیز الرحمٰن مہاجر از قادیان پنجاب

ہندوستان کی خبریں

صوبہ سرحد کے الحاق پنجاب کا مسئلہ

شملہ ۲۱ اپریل۔ شمال مغربی صوبہ سرحد میں اصلاحات کے نفاذ اور صوبہ پنجاب کے ساتھ اسے ملائے جانے بالخصوص عدالتی اختیارات کے متعلق غور کرنے کیلئے جو کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اس کے صدر مسٹر ڈینس بری سکرٹری معاملات خارجہ بنائے گئے ہیں۔

مسٹر شاستری کو آسٹریلیا سے دعوت

شملہ ۲۱ اپریل۔ حکومت آسٹریلیا کی طرف سے آنریبل مسٹر شاستری کو پرتپاک دعوت موصول ہوئی ہے کہ انکی نوآبادی کا دورہ کریں۔ جہاں وہ وہاں کے سرکاری مہمان رہینگے۔ آپ وہاں تسمانیہ کے سوا تمام صوبوں کی سیاحت کرینگے۔

بٹالہ کانفرنس کا صدر

بٹالہ میں پنجاب پراونشل کانفرنس کا جو اجلاس ہونے والا ہے۔ اس کے صدر پنڈت کے سنتانم منتخب ہوئے ہیں۔

وفاداروں کے ناک کاٹنے کی دھمکی

ضلع جالندھر کے ایک جلسہ میں ایک شخص مسمی دلیپ سنگھ نے اپنی کرپان کو بے نیام کر کے کہا کہ وہ اور اس کے دوست ایک اکالی جتھا ایک ہفتہ کے عرصہ میں بنا لینگے۔ اور تمام وفاداروں کے ناک کاٹ ڈالیں گے جب کبھی انہیں ایسا کرنے کا موقعہ ملا۔

بندے ماترم کا نعرہ لگانا ممنوع

امرت بازار پترکا کا بیان ہے کہ چٹاگانگ کے ایک پولیس افسر نے حکام بالا کی ہدایات کے بموجب بازاروں میں بندے ماترم کا نعرہ لگانا ممنوع کر دیا ہے۔

ریلوے رسک نوٹوں کیلئے کمیٹی کا تقرر

شملہ ۲۱ اپریل۔ مارچ میں اسمبلی کے پاس شدہ ریزولیوشن کی متابعت میں گورنمنٹ ہند نے ریلوے رسک نوٹوں کو دہرانے کے سوال پر غور کرنے کیلئے پانچ شخصوں کی ایک کمیٹی بنائی ہے۔

سن کے کارخانوں میں سٹرائک

کلکتہ ۲۱ اپریل۔ ہیسٹنگز جوٹ ملز ریشرا کے ۵ سو مزدوروں نے کام چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ ان کے مطالبہ پر ایک غیر ہردلعزیز فورمین کو برخاست نہیں کیا گیا۔ کارخانے میں کام بند ہے۔

لارڈ رانلڈشے کا بت

کلکتہ ۲۱ اپریل۔ آج یورپین اور ہندوستانیوں کے نمائندوں کی ایک میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ کلکتہ میں ان کے عہد گورنری کی یادگار میں لارڈ رانلڈشے کا بت تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا جائے۔ اس کے لئے ایک فنڈ کی فراہمی کے لئے ایک زبردست کمیٹی بنائی گئی ہے۔

کونسل کے غیر سرکاری ارکان کی انجمن تحقیقات

زمیندار کا بیان ہے کہ لاہور لیجسلیٹو کونسل پنجاب کے بعض غیر سرکاری ارکان نے ایک انجمن تحقیقات بنائی ہے۔ جس کے ایک رکن راجہ نریندر ناتھ ایم۔ ایل۔ سی۔ ہیں حکومت نے چند ایام سے پنجاب میں جو گرفتاریاں شروع کر دیں ان کی تحقیقات میں انجمن مذکور بہت جلد مصروف ہو جائیگی۔

جمعیت عسکریہ حریت خواہ ہند مقیم یاغستان

زمیندار کو ایک صاحب مسمی عزیز ہندی یاغستان سے بذریعہ ڈاک اطلاع دیتے ہیں کہ یاغستان میں "جمعیت عسکریہ حریت خواہ ہند" کی تنظیم عمل میں آگئی ہے جس کا مقصد وطن ہندوستان کو بزور قوت آزاد کرانے کا ہے۔ اس جمعیت کی طرف سے ایک فوجی اعلان بھی موصول ہوا ہے۔ جس میں اہل ہندوستان کو بھرتی ہونے کے لئے درخواست کی گئی ہے۔

ماورائے بحر سے پلٹنوں کی واپسی

شملہ ۲۲ اپریل۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ۲/۲۵ رائفلز اور ۳/۵۳ رائفلز پلٹنیں ماورائے بحر سے ہندوستان واپس آگئی ہیں اور پونہ کو گئی ہیں۔ نمبر ۲/۲ پنجابیز اور ۸/۲ پنجابیز ماورائے بحر سے واپس آ کر فیض آباد اور لکھنؤ کو علی الترتیب گئی ہیں نمبر ۸۹ فیلڈ کمپنی نمبر سیپرز و پانیر بھی عراق عرب سے واپس آنے والی ہے۔ یہ کمپنی اگست ۱۹۲۰ء میں عراق عرب گئی تھی۔ اس کمپنی کو واپس آنے پر بنگلور میں توڑ دیا جائیگا۔

ہندیان جنوبی افریقہ کا نمائندہ ہندوستان میں

مدراس ۲۲ اپریل۔ ہندیان جنوبی افریقہ کی طرف سے ایچ۔ ایس۔ ایل پولک وارد مدراس ہو چکے ہیں۔ آپ کا ہندوستان میں ایک وسیع دورہ کرنے کا ارادہ ہے۔

چالیس ہزار کی مالا کی چوری

مدراس ۲۲ اپریل۔ احاطہ پورٹ ٹرسٹ سے چالیس ہزار روپیہ کی قیمتی ایک طلائی مالا چوری گئی ہے۔ سٹی پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ مالا فرانس سے ایک بند بکس میں موصول ہوئی تھی۔ جسکو بعد امتحان ایک بند کمرے میں محفوظ کر دیا گیا تھا۔

حیدرآباد دکن کے فوجی رقبے میں خطرناک شورش

شملہ ۲۲ اپریل۔ حیدرآباد دکن کے اس فوجی رقبے میں جہاں نمبر ۱ و ۲ سروس لانسرز مقیم ہیں۔ خطرناک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ نمبر ۱ لانسرز کے سپاہیوں اور دیگر ملازموں نے تنخواہ اور رسد کے متعلق بعض شکایات پیش رکھیں۔ اور اسقدر ضد دکھائی کہ کام نہ لیا۔ اس اثناء میں اعلیٰ حکام معاملات کا تصفیہ کر رہے ہیں۔ گذشتہ پنجشنبہ کو انہوں نے وردیاں پہننے سے انکار کر دیا۔ نان کمشنڈ افسر دیتے رہے۔ حضور نظام نے ایک فرمان جاری کیا کہ جن لوگوں نے ادائے فرائض سے انکار کیا ہے انہیں ملازمت سے برطرف کر دیا جائیگا۔ یہ فرمان کل عمل پذیر ہونے والا ہی تھا۔ کہ افسروں کی سرگرم کوششوں کے باوجود نمبر ۲ لانسرز کے ۱۹۰ سے زیادہ آدمیوں نے حاضری دینے سے انکار کر دیا۔ آج ایک فرمان جاری ہوا۔ کہ ان تمام ملازموں کو جنہوں نے فرائض کی بجا آوری سے انکار کر دیا ہے۔ ملازمت سے برخاست کر دیا جائے۔ چنانچہ ان سب کو موٹر لاریوں کے ذریعہ فراہم کر کے کوارٹر گارڈ میں دیدیا گیا۔ اور آج گولکنڈہ کے نزدیک انہیں پریڈ کے میدان میں جمع کیا گیا۔ کرنل سر افسر الملک کمانڈر انچیف نے تنبیہ کے طور پر کہا کہ جو شخص احکام بجا لانے سے انکار کریگا۔ فی الفور ملازمت سے برخاست کر دیا جائیگا۔ نمبر ۲ لانسرز کے ۷۵ آدمی برخاست ہو چکے ہیں۔ اب پلٹن میں بہت کم نان کمشنڈ افسر و دیگر ملازمین باقی ہیں۔ آج بعد دوپہر نمبر ۲ لانسرز کے ایک سو سے زیادہ آدمی برخاست کئے گئے

غیر ممالک کی خبریں

کمالیین نے ہنگامی صلح مسترد کردی لندن۔ ۲۰ اپریل قسطنطنیہ کے ایک تار کے مطابق انگورہ کی خبر ہے کہ کمالیین نے صلح کانفرنس کی تجویز تو منظور کر لی ہے۔ مگر اتحادیوں کی ہنگامی صلح کی تجاویز مسترد کر دی ہیں۔

اتحادیوں کا جواب باب عالی کو قسطنطنیہ۔ ۲۰ اپریل اتحادی کمشنروں نے تجاویز متارکہ متعلق اتحادیوں کا جواب باب عالی کے حوالے کر دیا ہے۔ باب عالی کے نام اتحادی یادداشت وہی ہے جو کہ حکومت انگورہ کے حوالے کی گئی ہے۔ البتہ اول الذکر میں اتنا اضافہ ہے۔ کہ تھریس میں فوجوں کا رکھنا تاریخ کی ایک شہرہ ہے۔ اور باب عالی کو خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ کہ تھریس کو فوجیں بھیجی جائینگی۔ یونان کے تجاویز صلح کو منظور کرتے ہی تخلیہ شروع ہو جائیگا۔

بلفاسٹ میں قتل و آتشزدگی لنڈن ۱۹ اپریل۔ کل بلفاسٹ میں تین قتل اور ۱۶ زخمی ہوئے زخمیوں میں نارفالک رجمنٹ کے سپاہی اور ایک افسر ہیں۔ تمام بازار جلا دیا گیا۔ رومن کیتھلکوں کے اس وقت چالیس گھر لٹے خانماں برباد ہیں شہر پر فوج کا قبضہ ہے

جرمنی معاہدہ کو کانفرنس میں پیش کرنے کے لئے تیار ہے جنیوا۔ ۱۹ اپریل۔ جرمنی نے اتحادیوں کی یادداشت کا یہ جواب دیا ہے کہ جرمن وفد معاہدہ کو کانفرنس میں پیش کرنے کے لئے تیار ہے۔

انگریزی سفراء افغانستان میں ہمعصر امان افغان۔ راوی ہے کہ ۱۳ مارچ ۲۳ء عالی جناب ژانسس ہمفریس آئی سی ای وزیر مختار و سفیر فوق العادت دولت برطانیہ متعینہ دارالسلطنت کابل معہ اراکین اسمی سفارت مختاری قصر دلکشا میں اعلیٰحضرت ہمایونی کے حضور میں پیش ہوئے۔

برطانیہ پر ایرانی اخبارات کے حملے لندن۔ ۱۰ اپریل۔ طہرانی اخبارات حکومت ایران اور برطانیہ پر حملے کر رہے ہیں۔ چنانچہ "ارمزد" جنیوا کانفرنس پر اپنے مقالہ افتتاحیہ میں لکھتا ہے کہ مسٹر لائڈ جارج اور موسیو چچرین میں تھوڑا سا اتفاق بھی ایران کی ہستی کو معرض خطر میں ڈال دیگا۔ ایران کو بیدار ہونا چاہیئے۔ اور اپنے معاملات کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہیئے۔

یونان کے ذخائر جنگ میں عظیم الشان دھماکہ ایتھنز۔ ۲۰ اپریل۔ ریلوے سٹیشن کے پاس ذخائر جنگ میں عظیم الشان دھماکہ ہوا جس سے سینکڑوں بچے ایک گرجا کے گر جانے سے نیچے دب گئے جس میں ایک بم پھٹا تھا۔ اور یقین کیا جاتا ہے۔ کہ پاس کی بارکوں میں جہاں سپاہی کھانا کھا رہے تھے۔ ۸ بارکوں کے گر جانے سے ۸۰ سپاہی دب گئے۔ شہر کے مختلف حصوں میں آگ بھی لگ گئی لوگ حواس باختہ ہو کر بھاگ رہے ہیں۔

فرانسیسی افغانستان میں افسر تعلیم موسیو فوشہ فرانسیسی پروفیسر صدر ہیئت تعلیم یعنی ڈائرکٹر سر رشتہ تعلیم افغانستان براہ ہرات کابل پہنچنے والے ہیں۔

معاہدہ روس و جرمن میں خفیہ دفعات صوبجات بالٹک کے ڈیلی گزٹوں میں اس مطلب کی افواہیں گرم ہیں کہ معاہدہ روس و جرمنی میں بعض خفیہ دفعات درج ہیں یہ دفعات ایک علیحدہ عہد نامے کی حیثیت میں ہیں اور ان میں اس امر کا ذکر کیا گیا ہے کہ روس اور جرمنی کن حالات میں اور کن شرائط پر ایک دوسرے کو فوجی امداد دینگے۔ پولینڈ نے اعلان کیا ہے کہ اس معاہدہ سے پولینڈ کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی کیونکہ یہ پالیسی فرانسیسی اتحاد اور معاہدوں پر مبنی ہے جو صوبجات بالٹک کے ساتھ کئے گئے ہیں۔

لارڈ نارتھکلف کا اشتباہ لندن۔ ۱۸ اپریل۔ دنیا کے لئے عموماً اور برطانوی سلطنت کے لئے خصوصاً "نوجیت پسند جاپان سے خطرہ ہے" یہ خیالات لارڈ نارتھکلف نے اپنے مضمون موسوم "جاپان پر نظر رکھو" میں جو اخبار ڈیلی میل میں شائع ہوا ہے۔ ظاہر کئے ہیں۔

وزیر اعظم فرانس کے خلاف ملامت کا ووٹ ایم تاردیو ممبر پارلیمنٹ فرانس نے ایم پوئنکارے وزیر اعظم کو لکھا ہے کہ اگر فرانس نے جنیوا کانفرنس سے اپنے قائمقاموں کو واپس نہ بلایا تو میں پارلیمنٹ کا اجلاس منعقد ہونے پر آپ کے خلاف ملامت کا ووٹ پیش کرونگا۔ کیونکہ آپ نے یکم اپریل کو پارلیمنٹ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر روس کے معاہدے جنیوا میں تیار کئے گئے تو گورنمنٹ فرانس کوئی کارروائی کرنے کے لئے اپنے آپ کو آزاد سمجھے گی۔

روسی جنرل سمینوف کی رہائی نیویارک۔ ۲۰ اپریل جنرل سمینوف کو ۲۵ ہزار ڈالر کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔ جو اس کے دوستوں نے مہیا کر دی مخالفوں کے فسادات کو روکنے کیلئے مسلح پولیس بلانی پڑی

کپڑے کے مزدوروں کی اجرت میں تخفیف ولایت میں روئی کے کارخانوں کے مالکوں نے مزدوروں کی اجرت میں فی پونڈ ۲ شلنگ ۱۰ پنس کی تخفیف کر دی ہے۔

ایشیا کوچک میں ہنگامہ لندن۔ ۱۹ اپریل۔ قاہرہ سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ شام فلسطین اور ماورائے یردان میں خطرناک حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں کی گرفتاری کی وجہ سے مسلمانوں نے فرانسیسیوں کے خلاف مظاہرے کئے۔ طرابلس۔ زدر۔ بیروت اور دمشق میں بلوہ ہو گیا۔ فرانسیسیوں کو زدر کے خالی کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ حمص کے اطراف و جوانب کے بدوؤں نے فرانسیسی فوجوں پر حملہ کر دیا۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس میں چھپ کر مالکان کے لئے شائع ہوا)